السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کیا مرد عورتوں کی امامت کرا سکتا ہے جب کہ ان عورتوں کے ساتھ ایک مرد بھی شریک اقتدا نہ ہو؟ (سائل: قاری محمد حنیف استاذ مدرسہ منور نکلسن روڈ لاہور

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جائز ہے۔ اس میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی بشرطیکہ عورتیں متعدد ہوں اور باپردہ سادے لباس میں ہوں۔ جیسا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے رویت ہے:

جَاءَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ كَانَ مِنِّي اللَّيْلَةَ شَيْءٌ يَعْنِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «وَمَا ذَاكَ يَا أُبَيُّ؟»، قَالَ: نِسْوَةٌ فِي دَارِي، قُلْنَ: إِنَّا لَا نَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَنُصَلِّي بِصَلَاتِكَ، قَالَ: فَصَلَّيْتُ بِهِنَّ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ أَوْتَرْتُ، قَالَ: فَكَانَ شِبْهَ الرِّضَا وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا۔ (رواہ ابویعلی ونصیرانی بحوہ فی الاوسط قال الھیثمی فی مجمع الزوائد ص۷۴، ج۲ أسنادہ حسن واخرجہ ایضا محمد بن نصر المروزی فی قیام اللیل۔ مرعاۃ المفاتیح: ج۲ ص۲۳۰)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! آج رات میں نے (اپنی سمجھ سے) ایک کام کر دیا۔ یہ رمضان کے مہینہ کا واقعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت'' کیا کہ کیا ہوا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے گھر کی عورتوں نے کہا کہ ہم کو قرآن یاد نہیں ہے۔ لہٰذا تراویح کی نماز آپ گھر ہی پڑھئے ہم بھی آپ کے پیچھے پڑھ لیں گی۔ چنانچہ میں نے ان کو آٹھ رکعتیں اور اس کے بعد وتر کے ساتھ نماز پڑھا دی۔ رسول اللہ ﷺ سن کر خاموش ہوگئے اور ایسا معلوم ہوا کہ آپ نے اس کو پسند فرمایا۔

اس تقریری حدیث (سنت) سے ثابت ہوا کہ مرد عورتوں کی امامت کرا سکتا ہے۔ کیونکہ اگر حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا یہ فعل جائز نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر ناپسندیدگی کا اظہار ضرور فرماتے۔ کیونکہ علمائے اصول کا قاعدہ ہے تاخیر البیان عند الحاجۃ لیس بجائز۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص426

محدث فتویٰ